۷۱۴ ، ۷۸۶ھ

مصنف : امیر سید علی ہمدانی رح
مترجم : ڈاکٹر محمد ریاض

رسالہ قدوسیہ یا عقبات

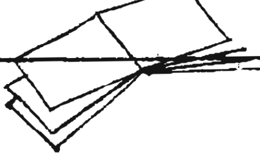

حضرت امیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (شاہ ہمدان، حواری کشمیر، امیر کبیر اور علی ثانی) آپ کے معروف القاب ہیں، کے رسالہ "عقبات" کا نام "قدوسیہ" بھی ہے۔ یہ رسالہ کشمیر کے نامور بادشاہ قطب الدین شاہ میری رح (۷۷۵-۷۹۶ھ) کی نصیحت کی خاطر لکھا گیا ہے۔ ہمارے پیش نظر اس کا مطبوعہ (تذکرہ گنجی تہران ۱۳۴۷ شمسی صفحہ ۷۱ تا ۷۸ تہران یونیورسٹی) ایک عکسی ہے، کتب خانہ مرکزی نمبر ۱۷۱۴ جو کتب خانہ سلیمانیہ استنبول کے ایک مخطوطے کا عکس ہے، جس کے عکس بردار پروفیسر مجتبیٰ مینوی ہیں۔ نیز ایک قلمی نسخے (شمارہ ۴۲۵۰ کتب خانہ ملی ملک تہران) کا متن ہے۔ ان تینوں نسخوں میں کسی قدر اختلاف ہے جس کی یہاں نشاندہی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر انشاءاللہ اصل کی طباعت کی نوبت آئے تو پھر مقابلہ عرض کریں گے۔

"عقبات" کا ایک مخطوطہ تاجکستان سوویت روس میں بھی موجود ہے۔ شمارہ ۳۸۰۸ کے مطابق جلد چہارم فہرس مخطوطات تاشقند اکیڈمی ـــ محترم حافظ عبید اللہ فاروقی صاحب نے کسی نامکمل مخطوطے کی مدد سے اس کا جزوی ترجمہ "مصباح العرفان" کے نام سے ماہنامہ "الرحیم" حیدرآباد پاکستان کے ۱۹۶۷ء کے ایک شمارے میں چھپوایا تھا جس کو میں نے تہران میں پڑھا تھا۔ مگر عجیب اتفاق ہے کہ ان دنوں یہاں وہ رسالہ مل نہ سکا۔ رسالے کے مطالب اس کے مقتضی نظر آئے کہ راقم الحروف اسے دوبارہ تماماً ترجمہ کردے۔ مطلق العنان بادشاہوں کو علماء حق کھری کھری سناتے رہے ہیں اور ایسے بزرگوں میں ایک شاہ ہمدان بھی ہیں ـــ اب اصل کتاب شروع ہوتی ہے ـــ

جب تک کارخانہ قضاء وقدر کے نقاش راہ سعادت کے عازمین کے الواح پر خمخانۂ تقدیر کے زیر ہدایت اقبال وادبار کے نقوش ثبت کرتے ہیں اور مشیت ایزدی کے حاجب وموکل خوش بختوں یا بدبختوں کے بارے میں ہدایت وگمراہی کی کیفیات لکھتے رہیں الطاف ربانی کے نفحات کی برکتیں راہ سلوک کے سالکوں پر نثار اور مزاج کے بیابان میں بھٹکنے والوں کی خاطر ہادی ورہبر بنے رہیں۔

سلطان عزیزہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمۂ آیت) کیا آپؐ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا، جن کے قد وقامت ستونوں جیسے دراز تھے جن کے برابر کا کوئی شخص شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ قوم ثمود کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ میں پتھروں کی تراش خراش کرتے تھے۔؟ اور میخوں والے فرعون کا کیا حشر ہوا۔! ان لوگوں نے شہروں میں بغاوت ونافرمانی پھیلا رکھی تھی۔ ان میں بہت زیادہ فساد پھیلا رکھا تھا۔ پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک آپ کا پروردگار گھات میں ہے۔[۱] جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا خیال نہیں ہے اور دنیوی زندگی پر راضی ہوگئے ہیں۔ اور اسی پر جی لگا بیٹھے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں ان کے اعمال کی بنا پر ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔[۲]"

"جو شخص صرف دنیوی زندگی کا طالب ہے اور اس کی رونقوں پر فریفتہ ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو یہ چیزیں پوری پوری دے دیتے ہیں اور ان کی خاطر کوئی کمی نہیں کی جاتی ایسے لوگوں کی خاطر آخرت میں آگ ہے۔ انہوں نے جو کمایا تھا بے کار ثابت ہوا۔[۳]"

"کہہ دیجئے کیا میں آپ کو ایسے افراد کی خبر دوں جن کے اعمال خسارے میں ہیں وہ ہیں جن کی دنیاداری کی کمائی برباد ہورہی ہے مگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کر رہے ہیں[۴]۔" "مومنو! تمہارے اموال اور اولاد تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کریں جن لوگوں نے ایسا کیا وہ خسارے میں رہیں گے[۵]۔" "زمانہ کی قسم انسان گھاٹے میں ہے۔ بجز ان لوگوں کے جو اعمال صالحہ انجام دیتے ہیں، حق بات کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے ہیں[۶]۔"

"مومنو! اگر تمہارے آباء واجداد اور بھائی ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تو ان کی رفاقت نہ کرو جو کوئی اس روش سے منہ موڑیں گے، وہ سرکش ہوں گے۔[۷]"

---

[۱] الفجر ۸۹ آیت ۶-۱۳ [۲] یونس ۱۰-۱۶ [۳] ھود ۱۷-۱۸ [۴] کہف ۱۰۳-۱۰۴

[۵] المنافقون۔ ۹ [۶] والعصر [۷] التوبہ ۲۳۔

مندرجہ بالا آیاتِ ربانی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بعنوانِ قرآن مجید : "ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور یوم قیامت پہ ایمان لانے کا ادعا تو کرتے ہیں مگر وہ مومن نہیں ہوتے"[۸] عزیزم تم کو بوقتِ نماز اس فرض کو جوں توں ادا کر دیتے ہو، رمضان شریف کے روزے بھی رکھ دیتے ہو اور ہر روز "ما تیسر من القرآن"[۹] بھی تلاوت کرتے ہو، لیکن اس بات میں احتمال ہے کہ تم "روحِ ایمان" کو بھی سمجھتے ہو گے۔ بات یہ ہے کہ جو دل گناہوں کی خباثتوں سے داغدار ہو جائے، توبۃ النصوح کے بغیر اس پہ انوارِ ازلی تجلی ریز نہیں ہو سکتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ "اس کتاب کو سوائے پاکبازوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگانے پاتا۔" نیز یہ کہ "اس کتاب میں اس شخص کی خاطر یاددہانی موجود ہے جس کا دل ہو۔" جب تک کوئی آئینۂ قلب سے بہرمند نہ ہو، اسرارِ قرآنی اس کی نگاہوں سے محجوب دستور رہیں گے۔

میرے عزیز! خدا تعالیٰ سے ایسی چشمِ بصیرت کی طلب کر جس کی مدد سے تو قرآن مجید کے معنوی حسن کو دیکھ سکے۔ یہ کام بہرے، گونگے اور اندھے نہیں کر سکتے، ایسے صاحبانِ بصیرت ہی کر سکتے ہیں جو توفیقِ الٰہی سے مستفید ہوں۔ عزیزم! جاہل آباؤ اجداد اور فاجر اساتذہ کی تقلید سے غفلت اور حرمان ہی ملے گی۔ میں اس مختصر رسالے کے ذریعے آپ کو چند ضروری نصیحتیں پیش کروں گا۔ اسے میں حقِ صحبت کے طور پر فرض سمجھتا ہوں۔ نصیبِ تو باد۔ میرا مقصد یہ ہے کہ تو اعمال پر دقت سے نگاہ ڈالے اور اپنے فرائض کو ممکنہ دیانت داری سے انجام دے۔

عزیزم! سارے اعمال کا سرچشمہ "ایمان" ہے۔ عبادتوں کی عمارت اسی بنیاد پر تعمیر ہوتی ہے۔ تم صاحبِ ایمان ہونے کے مدعی ہو مگر اس دعوے کا عملی ثبوت بہت ضروری ہے۔ ایمان کے حقائق اس جوانمرد کے ہاں دیکھے جا سکتے ہیں جس نے "وادیٔ مقدس" میں باریابی کی خاطر معنوی طور پر دنیا و عقبیٰ سے "خلع نعلین" کر رکھا ہو۔ ایسا شخص دنیا کو برتتا ہے تو بھی سنگ و زر کو برابر جانتا ہے۔ ایسا شخص ماسوا اللہ سے نظر اٹھا لیتا اور کاشفِ اسرار بنتا ہے۔ ایسے مومن کے بارے میں حدیثِ قدسی میں ارشاد ہوا ہے: (حدیثِ رسول کا ترجمہ) وہ عرشِ الٰہی کو دیکھتا، اہلِ جنت کی زیارت کر کے ان میں شامل ہونے کی دعا کرتا اور اہلِ دوزخ پر نظر ڈال کر ان سے پناہ مانگتا ہے۔" ایسے اشخاص ہی عالمِ عقبیٰ کے "عقبات" میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

---

[۸] البقرہ ۸ [۹] المزمل ۲۰